التائيد الربانى

فى تذكرة ثلاثة من تلاميذ محمد بن الحسن الشيبانى

محمد نعمان نوشہری

(سرینگر کشمیر)

ناشر

جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ (جموں وکشمیر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

امام محمد بن حسن بن فرقد الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔آپ ایک محدث، فقیہ بلکہ اجتہاد کے درجے پر فائز تھے۔آپ نے اپنے دور کے مایہ ناز مجتہدین کرام سے علم حاصل کیا اور آپ سے پڑھنے والوں میں بھی بڑے بڑے مجتہدین اور محدثین شامل ہوئے۔آپ سے علم حاصل کرنے والوں میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام یحییٰ بن معین اور امام احمدؒ بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ذیل میں ہم چند حوالہ جات پیش کرتے ہیں جن سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوجائے گی کہ مذکورہ تینوں اشخاص آپ کے شاگرد ہیں۔

امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ:

۱)امام ابن عبدالبر المالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حملت عن محمد بن الحسن حمل بختي ومرة قال وقر بعير ليس عليه الا سماعي منه۔ (الانتقاء:ص۱۱۹)

[ترجمہ] میں نے امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے اونٹ کے وزن کے برابر علم حاصل کیا اس طور پر کہ میں نے اس کا آپ سے سماع کیا۔

۲)حافظ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حملت عن محمد بن الحسن حمل بختي كتبا۔ (تاریخ بغداد:ج۲ص۵۶۶)

[ترجمہ] میں نے امام (رحمۃ اللہ علیہ) محمد سے اونٹ کے وزن کے برابر کتابوں کا علم حاصل کیا۔

۳)علامہ سمعانی رحمۃ اللہ علیہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

روى عنه محمد بن ادريس الشافعي رحمۃ اللہ علیہ۔ (کتاب الانساب:ج۸ص۲۰۱)

[ترجمہ] امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت کی ہے۔

٤) علامہ ابن الاثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ابو عبداللہ محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی صاحب ابی حنیفة رحمهما الله تعالی۔۔۔۔روی عنه الشافعی۔ (اللباب فی تہذیب الانساب: ج۲ص۲۱۹)

[ترجمہ] امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے شاگرد ہیں، امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے ان سے روایت کی ہے۔

٥) علامہ ابن خلکان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حملت من علم محمد بن الحسن وقر بعیر۔ (وفیات الاعیان: ج۴ص۱۸۴)

[ترجمہ] میں نے امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے علم سے اونٹ کے وزن کے برابر علم حاصل کیا۔

٦) علامہ ابن عبد الہادی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

القاضی الامام العلامة فقیه العراق ابو عبدالله محمد بن الحسن الشیبانی احد شیوخ الامام الشافعی۔ (مناقب الائمۃ الاربعۃ: ص۶۰)

[ترجمہ] قاضی امام علامہ عراق کے فقیہ ابوعبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی (رحمۃ اللہ علیہ) امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) کے اساتذہ میں سے ہیں۔

٧) حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

واکرمه محمد بن الحسن وکتب عنه الشافعی وقر بعیر۔

(البدایہ والنہایہ: ج۱۴ص۱۳۳، ۱۳۴)

[ترجمہ] اور امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) نے امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) کا اکرام کیا اور امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے ان سے ایک اونٹ کے وزن کے برابر علم لکھا۔

٨) حافظ عبد القادر قرشی رحمۃ اللہ علیہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمے میں لکھتے ہیں:

روی عنه الامام الشافعی ولازمه وانتفع به وقال اخذت وفی روایة سمعت من محمد بن الحسن وقر بعیر۔ (الجواہر المضیۃ: ج۳ص۱۲۳)

[ترجمہ] امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت کی ہے اور ان کو لازم

پکڑا اور ان سے (علمی) نفع اٹھایا اور فرمایا کہ میں نے امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے اونٹ کے وزن کے برابر علم حاصل کیا۔

٩) حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''تاریخ کبیر'' میں فرماتے ہیں:

قول الشافعی حملت عن محمد حمل بختی صحیح، رواہ ابن ابی حاتم قال حدثنا ربیع قال سمعت الشافعی یقول حملت عن محمد بن الحسن حمل بختی لیس علیه الا سماعی۔ (بلوغ الامانی: ص۲۲)

[ترجمہ] امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) کا یہ فرمان کہ میں نے امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے اونٹ کے وزن کے برابر علم حاصل کیا ''صحیح ثابت'' ہے۔ چنانچہ امام ابن ابی حاتم (رحمۃ اللہ علیہ) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ربیع نے بیان کیا کہ میں نے خود امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے اونٹ کے وزن کے برابر علم حاصل کیا اس طور پر کہ میں نے اس کا آپ سے سماع کیا۔

١٠) حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمے میں لکھتے ہیں:

وکتب عن محمد بن الحسن الفقیه وقر بختی۔ (تذکرۃ الحفاظ: ج۱ص۳۶۲)

[ترجمہ] امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے اونٹ کے وزن کے برابر علم حاصل کیا۔

١١) حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمے میں فرماتے ہیں:

محمد بن الحسن بن فرقد العلامة فقیه العراق ابوعبدالله الشیبانی الکوفی صاحب ابی حنیفة۔۔۔۔اخذ عنه الشافعی فاکثر جدا۔

(سیر اعلام النبلاء: ج۹ص۱۳۴)

[ترجمہ] محمد بن حسن بن فرقد (رحمۃ اللہ علیہ) جو کہ علامہ ہیں عراق کے فقیہ ہیں امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے شاگرد ہیں۔۔۔۔۔امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے ان سے بہت زیادہ علم حاصل کیا۔

١٢) پڑھتے جائیے، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ بالکل صاف صاف لکھتے ہیں:

افقه اصحاب محمد ابو عبدالله الشافعي ۔ (سیر اعلام النبلاء: ج ۵ ص ۲۳۶)

[ترجمہ] امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے شاگردوں میں سب سے زیادہ فقیہ امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں۔

۱۳) حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(مناقب الامام ابی حنیفۃ وصاحبیہ: ص ۸۰)

۱۴) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وانتهت رياسة الفقه بالعراق الى ابي حنيفة فاخذ عن صاحبه محمد بن الحسن حمل جمل ليس فيها شيئ الا وقد سمعه عليه ۔ (توالی التاسیس: ص ۷۳)

[ترجمہ] اورعراق میں فقہ کی ریاست امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) پر ختم تھی پس امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) کی فقہ ان کے شاگرد امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے پڑھی اور امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے ایک اونٹ کے وزن کے برابر علم حاصل کیا، اس علم میں ایسی کوئی چیز نہیں تھی جس کا امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے سماع نہ کیا ہو۔

۱۵) امام ابن العماد حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وقد حملت عنه وقر بختي ۔ (شذرات الذهب: ج ۲ ص ۴۰۷)

[ترجمہ] میں نے امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے اونٹ کے وزن کے برابر علم سیکھا۔

اب معالے کو مزید صاف کرتے ہیں، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی خود اپنی مسند میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی روایات موجود ہیں۔ چنانچہ مسند شافعی میں ہے:

۱۶) ربیع فرماتے ہیں:

اخبرنا الشافعي قال اخبرنا محمد بن الحسن اخبرنا مالك ۔۔۔۔ الى اخره

(مسند الشافعی کتاب الدیات والقصاص: رقم ۱۶۱۵ طبع دار البشائر الاسلامیہ بیروت)

۱۷) ربیع کہتے ہیں:

اخبرنا الشافعي قال اخبرنا محمد بن الحسن ، اخبرنا ابراهيم بن محمد

۔۔۔۔۔۔ (مسند الشافعی کتاب الدیات والقصاص: رقم ۱۶۱۸ طبع دار البشائر الاسلامیہ بیروت)

۱۸) ربیع کہتے ہیں:

اخبرنا الشافعي قال اخبرنا محمد بن الحسن ، حدثنا قيس بن الربيع الاسدي ۔۔۔۔۔۔۔ (مسند الشافعی کتاب الدیات والقصاص: رقم ۱۶۱۹ طبع دار البشائر الاسلامیہ بیروت)

۱۹) ربیع کہتے ہیں:

اخبرنا الشافعي قال اخبرنا محمد بن الحسن، اخبرنا محمد بن يزيد ۔۔۔۔

مسند الشافعی کتاب الدیات والقصاص: رقم ۱۶۲۰ طبع دار البشائر الاسلامیہ بیروت)

لیجیے!!! قصہ ہی ختم ہوگیا، یہ چار روایات مسند شافعی سے پیش کردی گئی ہیں جن میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بالکل واضح طور پر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت فرما رہے ہیں۔ جب مسند شافعی میں ہی موجود ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں تو آگے کی بحث خود ختم ہوگئی، آخر استاذ کہتے کسے ہیں؟

۲۰) اس پر ایک معتمد گواہی بھی پیش خدمت ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

محمد بن الحسن صاحب ابي حنيفة ، ورواية الشافعي عنه في مسنده موجودة ۔ (تعجیل المنفعۃ: ج ۲ ص ۱۷۴)

[ترجمہ] امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) کی امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) کی مسند میں موجود ہے۔

نیز ہمارے ایک عالم فاضل شخص نے لکھا ہے کہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی صاحب غیر مقلد نے ''التعلیق المغنی'' میں اور شیخ عبدالرحمٰن المعلمی الیمانی غیر مقلد نے بھی ''التنکیل'' میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

ان مضبوط حوالہ جات سے یہ بات دوپہر کے سورج کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ ہیں، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے حدیث بھی روایت کی ہے اور ان سے فقہ بھی سیکھی ہے، **وهذا هو المقصود**۔ اب اگر بعد میں کسی شخص نے اس کا انکار کیا

ہے تو اِن حوالہ جات کے سامنے اُس انکار کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ نیز یہ بات بھی سمجھنے کی ہے کہ اختلاف سے یا اختلاف کو تقریری یا تحریری طور پر ظاہر کرنے سے استاد شاگردی کی نسبت ختم نہیں ہوا کرتی۔

استاذ ہونے کے ساتھ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ہم عصر علماء میں سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے محسن بھی ہیں۔

[۱] چنانچہ امام ابن الفرات رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وکان کثیر البر بالامام الشافعی فی قضاء دیونه و الانفاق علیه من ماله واعارة الکتب۔ (شذرات الذهب: ج۲ ص۴۱۰)

[ترجمہ] امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) نے امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) پر بڑے احسانات کیے ہیں، ان کے قرضے ادا کیے، ان پر مال خرچ کیا اور ان کو عاریۃً کتابیں عطا کی۔

[۲] نیز جب بعض شر پسند لوگوں نے اپنی سازش سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ ہارون رشید کے عتاب میں لانا چاہا اور قریب تھا کہ خلیفہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کرا دیتے لیکن امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے آگے آکر خلیفہ کے سامنے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی صفائی پیش کی اور ان کو اپنی ضمانت پر خلیفہ سے چھڑوالیا۔ اس طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ قتل ہونے سے بچ گئے۔ (الانتقاء: ص۱۵۵)

علامہ ابن العماد حنبلی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

فیجب علی کل شافعی الی یوم القیامة ان یعرف هذا لمحمد بن الحسن ویدعو له بالمغفرة۔ (شذرات الذهب: ج۲ ص۴۱۲)

[ترجمہ] قیامت تک آنے والے ہر شافعی پر واجب ہے کہ وہ امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے اس احسان کو پہچانے اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ:

(۱) امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کتبت الجامع الصغیر عن محمد بن الحسن۔ (تاریخ بغداد: ج۲ ص۵۶۶)

[ترجمہ] میں نے جامع صغیر امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے لکھی۔

(۲) حافظ عبدالقادر قرشی رحمۃ اللہ علیہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمے میں لکھتے ہیں:

کتب عنه یحیی بن معین الجامع الصغیر۔ (الجواہر المضیة: ج۳ ص۱۲۴)

[ترجمہ] یحییٰ بن معین (رحمۃ اللہ علیہ) نے جامع صغیر امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے لکھی۔

(۳) حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ (مناقب الامام ابی حنیفۃ وصاحبیہ: ص۸۰)

(۴) امام قاسم بن قطلوبغا رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ (تاج التراجم: ص۲۳۷)

پتہ چلا کہ امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے فقہ بھی حاصل کی اور حدیث بھی روایت کی۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ:

(۱) امام احمد کے بیٹے عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کتب ابی عن ابی یوسف و محمد ثلاثة قماطر (قال الراوی) فقلت له کان ینظر فیها؟ قال کان ربما نظر فیها۔ (تاریخ بغداد: ج۲ ص۲۴)

[ترجمہ] میرے والد (امام احمد رحمۃ اللہ علیہ) نے امام ابو یوسف (رحمۃ اللہ علیہ) اور امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے تین بڑے تھیلے (علم کے) لکھے (راوی کہتے ہیں) میں نے عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا کہ کیا امام احمد (رحمۃ اللہ علیہ) ان تھیلوں کا مطالعہ کرتے تھے؟ فرمایا: بسا اوقات ان کا مطالعہ کرتے تھے۔

(۲) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ابراہیم حربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: آپ نے یہ دقیق مسائل کہاں سے حاصل کیے؟ انہوں نے فرمایا: "من کتب

محمد بن الحسن، "یعنی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں سے۔ (تاریخ بغداد: ج ۲ ص ۵۶۸)

ان حوالہ جات سے ہر منصف مزاج آدمی یہ فیصلہ کرسکتا ہے کہ یہ تینوں علماء امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے یا نہیں۔

آخر میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بغض رکھنے والے غیر مقلدین کی خدمت میں ان ہی کے ایک بزرگ اور معتمد عالم کا حوالہ بھی پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں:

مولانا محمد اسماعیل سلفی صاحب لکھتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن اوزاعی، ابو یوسف، محمد یہ سب اہلحدیث کے مجتہد ہیں۔ (تحریک آزادی فکر: ص ۵۰۸)

لیجیے!!! آپ کے اپنے مولانا سلفی صاحب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو مجتہدین میں شمار کررہے ہیں اور ظاہر ہے کہ جو شخص محدث نہ ہو وہ مجتہد کیسے ہوسکتا ہے، نیز اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ جب امام یحییٰ بن معین، امام شافعی، امام احمد رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ علماء کرام امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے تھے تو ایک مجتہد کے پاس گئے تھے اور باادب طالب علم مجتہد کے پاس لڑنے نہیں بلکہ پڑھنے جاتا ہے۔

راقم الحروف: محمد نعمان نوشہری (سرینگر کشمیر)

تاریخ نوشت: ۱۸/جنوری ۲۰۲۳ء بروز بدھ